OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0170, PP: 239-254

یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کا تصور

Concept of Sin, Atonement and salvation in Judaism, Christianity and Islam

Published: 01-06-2022
Accepted: 15-05-2022
Received: 31-12-2021

Dr. Saleem Nawaz
Assistant Professor, Head, Islamic Studies Department
Army Burn Hall College for Boys Abbottabad
Email: saleem.scholar@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-4183-7347

Muhammad Ittazaz Ul Haq
M.Phil. scholar, Islamic studies, Qurtuba University of Science and Information Technology Peshawar
Email: muhammadittazazulhaq28@gmail.com
https://orcid.org/0000-0001-5953-5147

Sada Hussain Alvi
PhD Scholar, Department of Islamic & Religious studies,
The University of Haripur, KPK
Email: Aghaalvi@gmail.com
https://orcid.org/0000-0002-3796-1361

Abstract

This article presents a research based analytical and comparative study of the Concept of Sin, Atonement and Salvation in Judaism, Christianity and Islam. Allah Almighty descended messengers in every region and among every nation with divine laws to regulate their lives according to His will. These divine laws were given with freedom of choice, as worldly life is a test and trial for human beings. According to divine scriptures every individual is answerable to Allah regarding his worldly life and deeds. Followers of all divine religions believe in virtue and sin, reward and punishment, accountability on the Day of Judgement, Paradise as the everlasting destination of good doers and Hell as the last destination of wrong doers. On the concept of Sin, Atonement and salvation a rich literature is available in Judaism, Christianity and Islam. However, a valuable analytical and comparative study is still missing on the concept of sin, atonement and salvation in Judaism, Christianity, and Islam. This article traces the similarities and differences of concept of sin, atonement and salvation in Judaism, Christianity and Islam. In this connection, an analytical and comparative study has been conducted in the light of the Old Testament, New Testament, the Holy Quran and Hadith. Hence, the similarities and differences of the concepts of sin, atonement and salvation have been traced out in Judaism, Christianity, and Islam.

Keywords: *divine religion, Judaism, Christianity, Islam, Sin, Atonement, Salvation.*

تمہید

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا ہے انسان کی دنیاوی زندگی آزمائش، مختصر، عارضی اور اخروی زندگی کا پیش خیمہ ہے۔ ہر انسان اپنے دنیاوی زندگی کے اعمال کے بارے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہے۔ اخروی زندگی لازوال اور ابدی ہے۔ اخروی زندگی میں کامیابی کا دارومدار دنیاوی زندگی کے اعمال پر ہے۔ تمام الہامی ادیان میں نیکی و بدی، خیر و شر، جزاو سزا، گناہ و ثواب، نجات و عذاب، حساب وکتاب اور یوم جزا پر ایمان بنیادی عقائد میں شامل ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گناہ، کفارہ اور

CC BY

نجات کا تصور تمام الہامی ادیان کی تعلیمات کا محور و مرکز ہے۔ اس آرٹیکل میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کیا گیا اور ان کے درمیان مشترکات اور امیازات کی نشاندہی کی گئی۔

موضوع تحقیق کا بنیادی سوال

یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات میں مشترکات و امتیازات کیا کیا ہیں؟

افتراضات

1۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات میں کلی مماثلت پائی جاتی ہے۔

2۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات میں کلی طور پر باہم متضاد ہیں۔

3۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات میں جزوی طور پر مماثلت پائی جاتی ہے اور بعض تصورات باہم متضاد ہیں۔

اہداف تحقیق

اس تحقیقی مقالہ میں درج ذیل اہداف کا حصول پیش نظر ہے:

1۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ۔

2۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات کے مشترکات کا تحقیقی جائزہ۔

3۔ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات کے تفرقات کی نشاندہی۔

منہج تحقیق

زیر تحقیق مقالہ میں تجزیاتی و تقابلی طریقہ تحقیق اختیار کیا گیا ہے تاکہ یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات کا تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کیا جا سکے۔ اس آرٹیکل میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات کا عہد نامہ قدیم وجدید، قرآن مجید اور احادیث کی تعلیمات کی روشنی میں تجزیاتی و تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے ان کے درمیان مشترکات و امتیازات کی نشاندہی کی گئی ہے۔

یہودیت میں گناہ، کفارہ اور نجات کا تصور

گناہ کی تعریف:

قاموس الکتاب میں گناہ کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"مخلوق کی کوئی بھی بات جو خدا کی پاک ذات سے مطابقت نہیں رکھتی یا اس کے خلاف ہے گناہ ہے۔"[1]

کفارہ کا مفہوم:

کفارہ کے معنی ڈھانپنے کے ہیں[2]۔ قاموس الکتاب میں کفارہ کی تعریف یوں کی گئی ہے:

"لفظ کفارہ کا مطلب ہے وہ جو گناہ کو ڈھانک کر اس کو جس کے برخلاف گناہ کیا گیا ہے رضامند اور مطمئن کر دیتا ہے۔"

انگریزی کے حسب ذیل الفاظ اس سلسلہ میں استعمال ہوئے ہیں:

1۔Atonement

اس سے مراد ہے عوضانہ دے کر مطمئن کرنا۔ کفارہ دینے سے مراد نقصان بھرنا ہے اور اس کا نتیجہ گناہ کے باعث متاثرہ شخص یا اشخاص کے ساتھ صلح یا ان کے ساتھ بذریعہ فدیہ یا تلافی از سر نو ایک ہو جانا ہے۔

2۔Expiation اور Propitiation ان الفاظ کا مطلب تقریباً وہی ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے، تاہم ان سے مراد قربانی دے کر غضب کو ٹھنڈا کرنا اور غضبناک شخص کو راضی کرنا ہے۔"[3]

موسوی شریعت کے مطابق جانوروں کی قربانیاں دی جاتی تھیں اور جانوروں کا خون مذبح پر انڈیلا جاتا تھا۔ عہد نامہ قدیم میں کفارہ کی قدیم رسومات کا بیان کیا گیا ہے۔ احبار میں یوم کفارہ کی قدیم رسم کا ذکر ہے۔ اس روز ہارون سردار کاہن ایک جانی قربانی دے

کر اس کا خون خیمہ اجتماع کے پاک ترین مقام پر لے جا کر کفارہ گاہ پر چھڑک دیتا تھا۔[4]

جیسا کہ احبار میں مذکور ہے۔:

"اور بنی اسرائیل کی ساری نجاستوں اور گناہوں اور خطاؤں کے سبب سے پاک ترین مقام کے لئے کفارہ دے اور ایسا ہی وہ خیمہ اجتماع کے لئے بھی کرے جو ان کے ساتھ ان کی نجاستوں کے درمیان رہتا ہے۔ اور جب وہ کفارہ دینے کو پاک ترین مقام کے اندر جائے تو جب تک وہ اپنے اور اپنے گھرانے اور بنی اسرائیل کی ساری جماعت کے لئے کفارہ دے کر باہر نہ آ جائے اس وقت تک کوئی آدمی خیمہ اجتماع کے اندر نہ رہے۔"[5]

احبار میں دوسری جگہ مذکور ہے:

"کیونکہ جسم کی جان خون میں ہے اور میں نے مذبح پر تمہاری جانوں کے کفارہ کے لئے اسے تم کو دیا ہے کہ اس سے تمہاری جانوں کا کفارہ ہو کیونکہ جان رکھنے ہی کے سبب سے خون کفارہ دیتا ہے۔"[6]

نجات:

قاموس الکتاب میں نجات کی تعریف یوں کی گئی ہے۔:

"نجات کے معنی کسی بُری شے سے خواہ وہ مادی ہے یا روحانی "رہائی" پانا ہے۔ یعنی وہ کل طریقہ جس کے وسیلہ سے انسان ان باتوں سے رہائی پاتا ہے جو اسے خدا کی اعلیٰ ترین برکات سے لطف اندوز ہونے سے روکتی ہیں اور ان برکات سے حقیقتاً لطف اندوز ہونا ہی نجات ہے۔ نجات میں بنیادی خیال کسی خطرے یا بری بات سے رہائی پانا ہے۔ یہ رہائی جنگ میں شکست، دکھوں، دشمنوں، تشدد، ملامت، جلاوطنی، موت اور گناہ سے ہو سکتی ہے۔ اسرائیل کی ابتدائی تاریخ میں اعلیٰ ترین رہائی کی مثال ان کی مصر سے رہائی تھی۔ چونکہ یہ خدا ہی ہے جو رہائی دیتا ہے اس لئے اسے اکثر نجات دہندہ کہا گیا ہے۔ عہد عتیق میں نجات کو عارضی اور مادی معنوں میں موجودہ برائی سے رہائی خیال کیا جاتا ہے۔ اور اس میں نہ صرف گناہ ہی سے خلاصی شامل ہے بلکہ مختلف برائیوں سے بھی جو گناہ کا نتیجہ ہیں۔"[7]

عہد عتیق میں نجات حاصل کرنے کے لئے انسان پر درج ذیل شرائط کی بجاآوری ضروری تھی:

1۔ خدا پر مکمل بھروسہ رکھنا۔

2۔ خدا کی اخلاقی شریعت کی جسے مختلف مجموعہ قوانین میں بیان کیا گیا ہے فرمانبرداری کرنا۔

3۔ گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کرنا۔

4۔ گناہوں کے لئے توبہ کے عمل کے طور پر قربانیاں چڑھانا۔[8]

یہودی عقائد کے مطابق ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور اپنے اعمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دہ ہے۔ ایک شخص کے گناہ کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھائے گا۔ جیسا کہ حزقی ایل نبی کی معرفت کہا گیا ہے:

"بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔ صادق کی صداقت اسی کے لئے ہو گی اور شریر کی شرارت شریر کے لئے۔"[9]

اسی طرح دوسری جگہ مذکور ہے:

"دیکھ سب جانیں میری ہیں جیسی باپ کی جان ویسی ہی بیٹے کی جان بھی میری ہے۔ جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی۔ لیکن جو انسان صادق ہے اور اس کے کام عدالت و انصاف کے مطابق ہیں۔"[10]

یہودیت میں ظاہری، جسمانی، رسمی اور اخلاقی آلودگی سے پاکی حاصل کرنے کے لئے قربانی دینا ضروری ہے یا انسان سے کوئی گناہ یا خطا ارادی یا غیر ارادی طور پر سرزد ہو جائے تو قربانی کے ذریعے وہ اس گناہ کے اثرات و نتائج سے اپنے آپ کو بچا سکتا ہے۔ کتاب مقدس میں مختلف قسم کی قربانیوں کا ذکر ملتا ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

1۔ سوختنی قربانی 2۔ نذر کی قربانی 3۔ سلامتی کا ذبیحہ 4۔ خطا کی قربانی 5۔ جرم کی قربانی

مذکورہ قربانیوں کے مقاصد حسب ذیل ہیں:

1۔ سوختنی قربانی:

یہ قربانی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، پرستش، تعظیم اور اپنے گناہوں کی معافی کے لئے دی جاتی ہے۔ بے عیب نر بچھڑا، برّہ یا بکرہ، غریبوں کے لئے قمری یا کبوتر کی قربانی دی جاتی ہے۔ پوری چیز کو بالکل جلا دی جاتی ہے۔ استعارتاً یہودی اپنے گناہوں کو جلا کر راکھ

کر دیتے ہیں۔ [11]

2۔ نذر کی قربانی:

اس کو اناج کی قربانی بھی کہتے ہیں۔ یہ قربانی اللہ تعالیٰ کو مستحق عبادت سمجھتے ہوئے اس کی نعمتوں کی شکر گزاری اور برکت کے لئے دی جاتی ہے۔ اس قربانی میں گندم کے میدہ کے ساتھ زیتون کے تیل اور لوبان کا امیزہ، بے خمیری روٹی یا (شہد کے بغیر) بعض اوقات اس کے ساتھ نمک بھی استعمال کرتے ہیں۔ [12]

3۔ سلامتی کی قربانی:

اس کو خدا سے برکت مانگنے کی قربانی بھی کہتے ہیں۔ یہ قربانی خدا کی پرستش اور ان سے برکت مانگنے کے لئے دی جاتی ہے۔ یہ قربانی بے عیب بچھڑے یا گائے یا برّہ یا بکرے کی چربی اور بعض اندرونی اعضاء، کئی قسم کی بے خمیری روٹی سے قربانی دی جاتی ہے۔ گوشت کا کچھ حصہ بچا کر کاہن کھاتے تھے۔ [13]

4۔ خطا کی قربانی:

اس کو جرم کی قربانی یا معافی مانگنے کی قربانی بھی کہتے ہیں۔ یہ قربانی خدا سے معافی مانگنے، کئی نادانستہ گناہوں کی تلافی کرنے اور شرعی طور پر ناپاک ہو جانے کے بعد پاک ہونے کے لئے دی جاتی ہے۔ سردار کاہن اور ساری قوم کی خاطر بچھڑا، قبیلے کی رئیس کی خاطر بکرا، عام لوگوں کی خاطر بکری یا برّہ، غریب کی خاطر دو قمریاں یا کبوتر، نہایت غریب کے لئے تقریباً ایک کلو میدہ قربانی کے طور پر دی جاتی ہے۔ یوم کفارہ پر دو بکرے قربانی دیتے ہیں۔ [14]

5۔ جرم کی قربانی:

اس کو معاملات درست کرنے کی قربانی بھی کہتے ہیں اس قربانی کا مقصد خدا کو فریب دینے کی تلافی کرنا، خدا کی کسی چیز کا نادانستہ نقصان کرنے کی تلافی کرنا، کسی شخص کی چوری کرنے یا اسے فریب دینے کی تلافی کرنا ہے۔ اس میں بے عیب مینڈھا یا مینڈھے کی قیمت ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مجرم کو مال مسروقہ واپس کرنا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ بیس فیصد اضافی ادائیگی بطور جرمانہ ادا کرنی ہوتی ہے۔ یعنی نقصان کی قیمت مع بیس فیصد ہرجانہ ادا کرنی ہوتی ہے۔ [15]

عیسائیت میں گناہ، کفارہ اور نجات کا تصور

عیسائیت کے مطابق ہر خلافِ شریعت فعل گناہ ہے۔ جیسا کہ یوحنا میں مذکور ہے۔

"جو کوئی گناہ کرتا ہے وہ شرع کی مخالفت کرتا ہے اور گناہ شرع کی مخالفت ہی ہے۔" [16]

عیسائیت میں گناہ کا تصور

1۔ گناہ عالمگیر ہے۔
   1۔ "سب نے گناہ کیا اور خدا کے جلال سے محروم ہے۔" [17]
   2۔ "زمین میں کوئی ایسا راست باز انسان نہیں کہ نیکی ہی کرے اور خطا نہ کرے۔" [18]
2۔ گناہ ایک سنگین حقیقت ہے کیونکہ اس سے انسان اور خدا کے درمیان جدائی پیدا ہوتی ہے۔
   1۔ "تمہاری بدکرداری نے تمہارے اور تمہارے خدا کے درمیان جدائی پیدا کر دی ہے۔" [19]
   2۔ "خداوند نہ گناہ کو قبول کر سکتا ہے اور نہ ہی اس پر نظر کر سکتا ہے۔" [20]
3۔ گناہ گار انسان گناہ کے مسئلے کو خود حل نہیں کر سکتا۔ گناہ اتنا سنگین مسئلہ ہے کہ خدا کے قدوس کو گنہگاروں کو مخلصی دینے کے لئے اپنا خون بہانا پڑا۔
   1۔ "انسان اپنے گناہ کو چھپا نہیں سکتا۔" [21]
   2۔ "وہ اپنے آپ کو گناہ سے پاک نہیں کر سکتا۔" [22]
   3۔ "وہ اپنے نیک اعمال سے گناہوں کا کفارہ نہیں دے سکتا۔" [23]

4۔ "وہ اپنی دولت سے اپنے بھائی کی پلیدگی کا فدیہ نہیں دے سکتا۔"[24]

4۔ اگر کوئی انسان اپنے نیک اعمال پر بھروسہ کرے تو وہ ہرگز نجات حاصل نہیں کر سکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ بائبل مقدس صرف اسی کفارہ کا اعلان کرتی ہے جو خدا ہی کی طرف سے ہے۔[25]

5۔ عیسائیت کے مطابق گناہ ایک وراثتی شے ہے۔ آدم کی خطا کی وجہ سے سارے انسان پیدائشی طور پر گناہگار ہیں۔ رُومیوں میں لکھا ہے: " ایک آدمی کے سبب سے گناہ دُنیا میں آیا اور گناہ کے سبب سے موت آئی اور یوں موت سب آدمیوں میں پھیل گئی اِس لئے کہ سب نے گناہ کیا۔"[26]

پولُس نے بھی رومیوں میں کہا: "کوئی راستباز نہیں۔ ایک بھی نہیں۔ کوئی سمجھ دار نہیں۔ کوئی خُدا کا طالب نہیں۔ سب گمراہ ہیں سب کے سب نکمّے بن گئے۔ کوئی بھلائی کرنے والا نہیں۔ ایک بھی نہیں۔"[27]

6۔ عیسائیت کے مطابق گناہ کی مزدوری موت ہے۔ جیسا کہ خدا کے نبی حزقی ایل نے فرمایا:

"جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی۔"[28]

اسی طرح رومیوں میں بھی لکھا ہے: "گناہ کی مزدوری موت ہے۔"[29]

مسیحیت میں کفّارہ کا تصور

اسکندر جدید لکھتے ہیں۔

"لفظ کفّارہ کا مطلب ڈھانکنا یا چُھپانا ہے۔ مسیحیت میں یہ مسیح کے کام کا اظہار ہے، جس نے اپنی کامل اطاعت کی بدولت اِنسانوں کو اُس سزا سے بچانے کا انتظام کیا جس کی لعنت شریعت نے مقرر کر دی تھی، اور اُس نے صلیب پر اپنا خون بہانے کے وسیلے عابد و معبود میں وہ یگانگت اور قُربت پیدا کی جو باغ عدن میں موجود تھی۔"[30]

اسی طرح پطرس نے فرمایا: " مسیح نے بھی یعنی راستباز نے ناراستوں کے لئے گُناہوں کے باعث ایک بار دُکھ اُٹھایا تاکہ ہم کو خُدا کے پاس پہنچائے۔ وہ جسم کے اعتبار سے تو مارا گیا لیکن رُوح کے اعتبار سے زندہ کیا گیا۔"[31]

اسکندر جدید لکھتے ہیں: "دراصل مسیح کی طرف سے دیئے گئے اِس کفّارہ کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اِنسان کے گناہوں اور خطاؤں کی تکفیر ہو جاتی ہے۔۔۔ مسیح کی قُربانی و فدیہ کے طفیل سارے گناہ رحمتِ اِلٰہی ڈھانپ لیتی ہے۔ قصاص اُٹھ جانے کی وجہ یہ ہے کہ خود گنہگار کو جو بدلہ ملنا تھا اُسے مسیح نے اپنے ذبیحہ کے وسیلے اُٹھا لیا ہے۔"[32]

اسی طرح یوحنا نے فرمایا: "محبت اِس میں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت کی بلکہ اِس میں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت کی اور ہمارے گناہوں کے کفّارہ کے لئے اپنے بیٹے (مسیح) کو بھیجا۔"[33]

پولُس نے کہا: "اور سب چیزیں خُدا کی طرف سے ہیں جس نے مسیح کے وسیلہ سے اپنے ساتھ ہمارا میل مِلاپ کر لیا اور میل مِلاپ کی خِدمت ہمارے سُپرد کی۔ مطلب یہ ہے کہ خُدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دُنیا کا میل مِلاپ کر لیا اور اُن کی تقصیروں کو اُن کے ذمّہ نہ لگایا اور اُس نے میل مِلاپ کا پَیغام ہمیں سَونپ دِیا ہے۔ پَس ہم مسیح کے ایلچی ہیں۔ گویا ہمارے وسِیلہ سے خُدا اِلتماس کرتا ہے۔ ہم مسیح کی طرف سے مِنّت کرتے ہیں کہ خُدا سے میل مِلاپ کر لو۔ جو گُناہ سے واقِف نہ تھا اُسی کو اُس نے ہمارے واسطے گُناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس میں ہو کر خُدا کی راستبازی ہو جائیں"[34]۔

اسکندر جدید لکھتے ہیں۔

"عہد جدید میں اِس کفّارے کی نمائندگی اُس فدیہ سے ہوتی ہے جسے صلیب پر چڑھ کر یسوع المسیح نے پُورا کر دیا تاکہ خدا کی شریعت کے تقاضے اور مقاصد بھی پُورے ہو جائیں اور خاطی و عاصی اِنسان کی نجات و خلاصی بھی ہو جائے۔ چُنانچہ مسیح کی موت ایک عوضی موت ہے تاکہ گناہوں اور خطاؤں پر جو قصاص واجب آتا ہے اُس کے مقتضیات بھی پُورے ہو جائیں اور اِلٰہی عدل و انصاف کے تقاضے بھی۔"[35]

یوحنا نے کہا: "اِس سے زیادہ محبت کوئی شخص نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دیدے۔"[36]

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے مسیح کو گناہ آلود جسم میں انسان کے گناہوں کی قربانی کے لئے بھیجا۔

جیسا کہ رومیوں میں لکھا ہے: "اِس لئے کہ جو کام شریعت، جسم کے سبب سے کمزور ہو کر نہ کر سکی وہ خدا نے کیا یعنی اُس (خدا) نے

اپنے بیٹے (مسیح) کو گناہ آلودہ جسم کی صورت میں اور گناہ کی قُربانی کے لئے بھیج کر جسم میں گناہ کی سزا کا حکم دیا۔ تاکہ شریعت کا تقاضا ہم میں پُورا ہو جو جسم کے مُطابق نہیں بلکہ رُوح کے مطابق چلتے ہیں۔"[37]

اور یسعیاہ نے کہا:

"وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا اور ہماری بدکرداری کے باعث کُچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُس پر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں"[38]۔

رومیوں کے نام خط میں پولُس لکھتے ہیں۔

"غرض جیسا ایک گناہ کے سبب سے وہ فیصلہ ہوا جس کا نتیجہ سب آدمیوں کی سزا کا حکم تھا ویسا ہی راستبازی کے ایک کام کے وسیلہ سے سب آدمیوں کو وہ نعمت ملی جس سے راستباز ٹھہر کر زندگی پائیں۔ کیونکہ جس طرح ایک ہی شخص کی نافرمانی سے بہت سے لوگ گنہگار ٹھہرے اُسی طرح ایک کی فرمانبرداری سے بُہت سے لوگ راستباز ٹھہرینگے۔"[39]

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ مسیح اِنسان بن گیا تاکہ ایک گناہگار کا فدیہ دے، اور سزا کو اپنے اوپر اُٹھالے۔ جیسے پولُس نے کہا:

"خدا اپنی محبت کی خوبی ہم پر یوں ظاہر کرتا ہے کہ جب ہم گُنہگار ہی تھے تو مسیح ہماری خاطر موا۔"[40]

عیسائی عقیدے کے مطابق بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی۔

"اور تقریباً سب چیزیں شریعت کے مطابق خون سے پاک کی جاتی ہیں اور بغیر خون بہائے معافی نہیں ہوتی۔"[41]

عیسائی عقیدہ کے مطابق اعمال حسنہ اخلاقی ذمہ داری ہے اس لئے گناہوں کا معاوضہ نہیں بن سکتے، ان کے مطابق نماز اور روزہ گناہوں کی بخشش کے لئے کافی نہیں۔ فدیہ اور کفارہ کے بغیر گناہ معاف نہیں ہوتے۔ جیسا کہ لوقا میں مذکور ہے۔"تم بھی جب اُن سب باتوں کی جن کا تمہیں حکم ہوا، تعمیل کر چکو تو کہو کہ ہم نکمے نوکر (بندہ اور غلام) ہیں۔ جو ہم پر کرنا فرض تھا وہی کیا ہے"[42]۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ عیسائی عقیدہ کے مطابق انسان ازلی گناہگا ہے، گناہ کی معافی کفارہ کے بغیر ناممکن ہے اس لئے مسیح نے صلیب پر جان دے کر انسانوں کے گناہ معاف کروادئے۔ اب ابدی نجات کے لئے ضروری ہے کہ مسیحی بن کر اس کفارہ سے مستفید ہو اور ہمیشہ کی نجات حاصل کرے۔

عیسائیت میں نجات کا تصور:

یسوع مسیح کی تعلیم میں نجات کا مطلب نئی الٰہی زندگی میں داخل ہونے کے وسیلہ سے گناہ سے رہائی پانا ہے۔ یسوع مسیح کے زمانہ کے فریسیوں کے نزدیک نجات شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کا اجر تھی، لیکن عیسائیت کے مطابق نجات خدا کے مجسم بیٹے پر ایمان لانے سے ہے۔

" کیونکہ خدا نے دنیا سے ایسی محبّت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ کیونکہ خدا نے بیٹے کو دنیا میں اس لئے بھیجا کہ دنیا پر سزا کا حکم کرے بلکہ اس لئے کہ دنیا اس کے وسیلہ سے نجات پائے۔ جو اس پر ایمان لاتا ہے اس پر سزا کا حکم نہیں ہوتا۔ جو اس پر اِیمان نہیں لاتا اس پر سزا کا حکم ہو چکا۔ اس لئے کہ وہ خدا کے اکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔"[43]

اور پولُس رسول نے یہ لکھا ہے:

" نجات کیونکہ تم کو ایمان کے وسیلہ سے فضل ہی سے نجات ملی ہے اور یہ تُمہاری طرف سے نہیں۔ خُدا کی بخشش ہے۔ اور نہ اعمال کے سبب سے ہے تاکہ کوئی فخر نہ کرے"[44]۔

عہد نامہ جدید اس بات پر زور دیتا ہے کہ یہ نجات یسوع مسیح کے دکھ اور موت کی رہین منت ہے[45]، درحقیقت اب ایمانداروں کو جو نجات کی برکت ملی ہے وہ اس نجات کا جو آنے والے زمانہ میں مسیح کی آمد ثانی کے بعد ان کی ہوگی پہلا قدم ہے۔ مسیح نے جو نجات مہیا کی وہ محض آئندہ سزا سے ہی بچنا نہیں ہے بلکہ گناہ کی موجودہ طاقت سے بھی۔[46]، اس میں وہ تمام نجات بخش برکات شامل ہیں جو مسیح میں حاصل ہیں۔ خاص طور پر زندگی کی تبدیلی، نئی پیدائش، راستباز ٹھہرنا، لے پالک ہونا، تقدیس اور جلال پانا۔ مسیح میں شامل ہونے کے باعث ایماندار گناہ کی طرف سے مر گئے ہیں۔[47]، انہوں نے جسم کو یعنی بگڑی ہوئی انسانی فطرت کو مصلوب کر دیا ہے۔[48] اور نئے مخلوق بن گئے۔[49]

عیسائی عقائد کے مطابق اب وہ شریعت کے ماتحت نہیں ۔ اب نجات صرف توبہ، مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور خداوند سمجھتے ہوئے پورے دل سے سپردگی سے حاصل ہو گی۔

اِسلام میں گناہ، کفارہ اور نجات کا تصور

اسلام میں گناہ کی تعریف:

گناہ سے مراد وہ عمل ہے جو شریعت میں ناپسندیدہ ہو جس کے ارتکاب پر حد، وعید، لعنت یا غضب کا ذکر ہو۔ اسلام میں گناہ کو کبیرہ اور صغیرہ دو اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

گناہ کبیرہ و صغیرہ میں فرق

گناہ کبیرہ و صغیرہ کے درمیان فرق کے حوالے سے دو اقوال ہیں:

1۔ جس فعل کی حرمت پر تمام شریعتوں کا اتفاق ہو اسے کبیرہ اور جس کی حرمت کسی ایک شریعت میں وارد ہوا ہو اسے صغیرہ کہتے ہیں۔

2۔ کبیرہ گناہ اس گناہ کو کہتے ہیں، جس کی حرمت قرآن کی نص سے ثابت ہو۔ اور جس گناہ سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہو اسے صغیرہ کہتے ہیں۔

گناہ کبیرہ کی سب سے بہتر اور جامع تعریف یہ ہے کہ ایسا گناہ جس کے ارتکاب پر حد، سخت وعید، لعنت یا غضب کا ذکر ہو۔ بعض علماء نے اس کی تعریف کو قبولیت دعا کی گھڑی کی طرح غیر معلوم مانا ہے تاکہ لوگوں میں صغائر کے ارتکاب کی جرات نہ پیدا ہو۔[50]

امام ابو عبداللہ محمد بن احمد الذہبی نے اپنی کتاب "الکبائر" میں قرآن و حدیث کی روشنی میں ستر کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا ہے۔[51]

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کبیرہ گناہ کی تعریف میں فرمایا ہے کہ:

"ہر ایسا گناہ جس پر دنیا میں حد یا آخرت میں وعید یا ایمان کے زائل ہونے کی بات یا اللہ اور رسول کی طرف سے لعنت واجب ہو اسی کو کبیرہ گناہ کہیں گے۔"[52]

ابن جریر الطبری عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے کبیرہ گناہ کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الْكَبَائِرُ: كُلُّ ذَنْبٍ خَتَمَهُ اللَّهُ بِنَارٍ أَوْ غَضَبٍ أَوْ لَعْنَةٍ أَوْ عَذَابٍ[53]

ہر وہ گناہ کبیرہ ہے جس کا انجام جہنم، لعنت، غضب الٰہی یا عذاب الٰہی پر ہو۔

جیسا کہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے سات گناہوں کو تباہ کن قرار دیتے ہوئے ان سے بچنے کی تاکید کی ہے:

اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ[54]

"سات گناہوں سے جو تباہ کر دینے والے ہیں بچتے رہو۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ جانا، پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پر تہمت لگانا۔"

عبدالوہاب النجدیؒ عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

هي إلى سبع مائة أقرب منها إلى السبع، غير أنه لا كبيرة مع الاستغفار، ولا صغيرة مع الإصرار. ولعبد الرزاق عنه، هي إلى سبعين أقرب منها إلى سبع[55]

کبیرہ گناہ کی تعداد سات کی بجائے سات صد زیادہ مناسب ہے۔ علاوہ ازیں استغفار سے کبیرہ گناہ نامہ اعمال میں نہیں رہتا اور اصرار و ہٹ دھرمی سے صغیرہ بھی نہیں مٹتا۔

ابو طالب مکیؒ نے فرمایا: کبیرہ گناہ سترہ ہیں:

چار کا تعلق دل سے ہے:

ا۔ شرک 2۔ گناہ پر اصرار 3۔ مایوسی اور 4۔ اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف رہنا۔

چار کا تعلق زبان سے ہے: 1۔ تہمت لگانا 2۔ جھوٹی گواہی دینا 3۔ جادو کرنا اور جادو اس کلام کو کہتے ہیں جو انسان یا اس کے بدن کے

کسی حصہ کو بدل دے۔ 4۔ جھوٹی قسم کھانا اور اس سے مراد وہ قسم ہے جس کے ذریعے کسی کا حق باطل کیا جائے یا کسی باطل کو ثابت کیا جائے۔

تین کا تعلق پیٹ سے ہے: 1۔ یتیم کا مال کھانا 2۔ سود کھانا 3۔ ہر نشہ آور چیز پینا

دو کا تعلق شرمگاہ سے ہے: 1۔ زنا 2۔ لواطت

دو کا تعلق ہاتھوں سے ہے: 1۔ قتل کرنا 2۔ چوری کرنا

ایک کا تعلق پاؤں سے ہے: جہاد سے فرار ہونا

ایک گناہ کبیرہ کا تعلق پورے جسم سے ہے: وہ والدین کی نافرمانی ہے۔[56]

اسلام میں فلاح (نجات) کا تصور

قرآن میں نجات کی بجائے فلاح کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے۔ لسان العرب میں فلاح کے درج ذیل معانی بیان ہوئے ہیں:

"الفَلَح والفَلاحُ: الْفَوْزُ وَالنَّجاةُ وَالْبَقاءُ فِي النَّعِيمِ وَالْخَيْرِ--- قَالَ الأَزهري: وإِنما قِيلَ لأَهل الْجَنَّةِ مُفْلِحون لِفَوْزِهِمْ بِبَقَاءِ الأَبَدِ"[57]

"فلاح سے مراد نعمتوں، بھلائیوں میں کامیابی، نجات اور دوام ہے۔ زہری کہتے ہیں کہ اہل جنت کو مفلحون اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ وہ ابدی بقاء سے فائز المرام ہوئے۔"

یعنی لفظ فلاح میں ایسی نعمتوں، رحمتوں، بھلائیوں اور کامیابی و کامرانی کا مفہوم پایا جاتا ہے جو دائمی ہے جس کو کبھی زوال نہ ہو اور جو کبھی ختم نہ ہو۔

اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ اور اللہ کے حضور جوابدہ ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى "[58]

"اور جو کوئی گناہ کرتا ہے سو وہ اس کے ذمہ ہے اور کوئی شخص دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا"۔

اسلام کی رو سے سوائے شرک کے ہر گناہ قابل معافی ہے۔ اسلام کے مطابق گناہوں کی دو بڑی اقسام ہے ایک وہ گناہ جن کا تعلق رب اور بندے کے درمیان ہے وہ توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے فضل سے بھی معاف فرما سکتا ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جن کا تعلق بندوں کے آپس میں ہے وہ گناہ بندہ ہی معاف کر سکتا ہے اللہ تعالیٰ ایسے گناہ معاف نہیں کرتے جن کے تعلق حقوق العباد کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ آخرت انصاف دینے کے لئے مقرر کیا ہے۔

اسی طرح بعض گناہوں کی سزا قرآن میں مقرر ہے مگر ان کے اجراء کو خود بندوں پر چھوڑ دیا ہے ان میں کسی خارجی طاقت جیسے حاکم یا قاضی کو دخل انداز ہونے کا حکم نہیں ہے، شریعت نے اس طرح کی سزا کا نام کفارہ رکھا ہے جیسے قسم توڑنا، جھوٹی قسم کھانا، رمضان میں بلا عذر شرعی روزہ توڑ دینا، قتل عمد وغیرہ۔ اسی طرح تقوی اور نیک اعمال (جیسے کلمہ شہادت کا اقرار، وضو، نماز، روزہ، حج، جہاد، تلاوت قرآن، صدقہ، صبر اور پاک دامنی وغیرہ بھی گناہوں کا کفارہ اور بلندی درجات کے ذرائع ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر اللہ کا فضل ہے۔ وہ جس کو چاہیے گناہوں کی سزا دے اور جس کو چاہے معاف کر دے۔ وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔ اسی طرح اسلام میں کچھ گناہ ناقابل معافی ہے۔ مثلاً شرک، قتل عمد اور ارتداد وغیرہ۔

اسلام میں کفارہ کا تصور

وہ سزائیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے متعین کر دیا ہے مگر ان کے اجراء کو خود بندوں پر چھوڑ دیا ہے ان میں کسی خارجی طاقت جیسے حاکم یا قاضی کو دخل انداز ہونے کا حکم نہیں ہے، شریعت نے اس طرح کی سزا کا نام کفارہ رکھا ہے جیسے قسم توڑنا، یا رمضان میں بلا عذر شرعی روزہ توڑ دینا وغیرہ۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ "[59]

"یہ اللہ کی حدود ہیں خبردار ان سے آگے نہ بڑھنا اور جو لوگ اللہ کی حدوں سے تجاوز کر جائیں وہ ظالم ہیں"

قتل خطا کا کفارہ

قرآن کی رو سے روزے قتل خطا کا کفارہ بن سکتے ہیں۔

"وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا حَكِــيْمًا"[60]

"اور کسی مومن کا کبھی یہ کام نہیں کہ کسی مومن کو قتل کرے مگر غلطی سے اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو ایک مومن گردن آزاد کرنا اور دیت دینا ہے، جو اس کے گھر والوں کے حوالے کی گئی ہو، مگر یہ کہ وہ صدقہ (کرتے ہوئے معاف) کر دیں۔ پھر اگر وہ اس قوم میں سے ہو جو تمھاری دشمن ہے اور وہ مومن ہو تو ایک مومن گردن آزاد کرنا ہے، اور اگر اس قوم میں سے ہو کہ تمھارے درمیان اور ان کے درمیان کوئی عہد و پیمان ہو تو اس کے گھر والوں کے حوالے کی گئی دیت ادا کرنا اور ایک مومن گردن آزاد کرنا ہے، پھر جو نہ پائے تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھنا ہے۔ یہ بطور توبہ اللہ کی طرف سے ہے اور اللہ ہمیشہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے"۔

جھوٹی قسم کا کفارہ

قرآن میں جھوٹی قسم کا کفارہ تین دن کا روزہ مقرر ہے۔

"لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ"[61]

"اللہ تم سے تمہاری قسموں میں لغو پر مؤاخذہ نہیں کرتا اور لیکن تم سے اس پر مؤاخذہ کرتا ہے جو تم نے پختہ ارادے سے قسمیں کھائیں۔ تو اس کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، درمیانے درجے کا، جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو، یا انھیں کپڑے پہنانا، یا ایک گردن آزاد کرنا، پھر جو نہ پائے تو تین دن کے روزے رکھنا ہے۔ یہ تمھاری قسموں کا کفارہ ہے، جب تم قسم کھالو اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تمھارے لیے اپنی آیات کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ تم شکر کرو"۔

اعمال حسنہ اور گناہوں کا کفارہ

صدقہ و خیرات اور گناہوں کا کفارہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ھِىَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْھَا وَتُؤْتُوْھَا الْفُقَرَاۗءَ فَھُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۭ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ"[62]

"اگر تم صدقے خیرات کو ظاہر کرو تو وہ بھی اچھا ہے اور اگر تم اسے پوشیدہ پوشیدہ مسکینوں کو دے دو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو مٹا دے گا اور اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال کی خبر رکھنے والا ہے"

نماز و وضو اور گناہوں کا کفارہ:

ارشاد خداوندی ہے: "وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۭ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّـيِّاٰتِ ۭ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ"[63]

"اور دن کے دونوں سروں (یعنی صبح اور شام کے اوقات میں) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز پڑھا کرو۔ کچھ شک نہیں کہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرنے والے ہیں"

عثمانؓ روایت کرتے ہیں: "مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى، فَالصَّلَوَاتُ الْمَكْتُوبَاتُ، كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ"[64]

"جو شخص پورا کرے وضو کو جس طرح اللہ نے حکم کیا ہے تو اس کی فرض نمازیں کفارہ ہوں گی ان گناہوں کا جو ان کے بیچ میں کرے"۔

حضرت عثمانؓ سے یہ حدیث بھی مروی ہے: "مَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ، فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا۔۔۔ الحدیث"[65]

"جو کوئی مسلمان فرض نماز کا وقت پائے، پھر اچھی طرح وضو کرے، اور دل لگا کر نماز پڑھے اور اچھی طرح رکوع (اور سجدہ) کرے تو یہ نماز اس کے اگلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گی جب تک کبیرہ گناہ نہ کرے اور ہمشہ ایسا ہی ہوا کرے گا"۔

ایک اور حدیث میں مروی ہے۔

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَطَهَّرُ، فَيُتِمُّ الطُّهُورَ الَّذِي كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَيُصَلِّي هَذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ۔۔۔الحدیث"[66]

"جو مسلمان طہارت کرے پھر پوری طہارت کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے اور پانچوں نمازیں پڑھے اس کے وہ گناہ معاف ہو جائیں گے جو ان نمازوں کے بیچ میں کرے گا"۔

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں:

"الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ"[67]

"روزانہ پانچ وقت کی نماز اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ بیچ کے گناہوں کا کفارہ ہیں، جب تک کہ کبیرہ گناہ سرزد نہ ہوں۔"

ذکر اور استغفار سے گناہوں کی معافی:

"وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۠ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ "[68]

"جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر اور اپنے گناہوں کے لئے استغفار کرتے ہیں، فی الواقع اللہ تعالیٰ کے سوا اور کون گناہوں کو بخش سکتا ہے؟ اور وہ لوگ باوجود علم کے کسی برے کام پر اڑ نہیں جاتے"

تقویٰ گناہوں کا کفارہ دیتا ہے:

سورۃ الانفال میں ارشاد ہے: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ "[69]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اگر تم اللہ سے ڈروگے تو وہ تمھارے لیے (حق و باطل میں) فرق کرنے کی بڑی قوت بنادے گا اور تم سے تمھاری برائیاں دور کر دے گا اور تمھیں بخش دے گا"۔

اعمال سے گناہوں کی مغفرت

سورۃ الاحزاب میں ارشاد ہے:

"اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّاۗىِٕمِيْنَ وَالصّٰۗىِٕمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا "[70]

"بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومن عورتیں اور فرماں بردار مرد اور فرماں بردار عورتیں اور سچے مرد اور سچی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، ان کے لیے اللہ نے بڑی بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے"۔

روزہ اور مغفرت

ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں: "مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"[71]

"جس نے رمضان کے روزے ایمان اور خالص نیت کے ساتھ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔"

حج اور مغفرت

ابوہریرہؓ روایت بیان کرتے ہیں: "مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ"[72]

"جس شخص نے اللہ کے لیے اس شان کے ساتھ حج کیا کہ نہ کوئی فحش بات ہوئی اور نہ کوئی گناہ تو وہ اس دن کی طرح (پاک ہو کر) واپس لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔"

اسی طرح دوسری حدیث میں ارشاد ہے: "مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"[73]

"جس نے حج کیا اور اس نے کوئی فحش اور بیہودہ بات نہیں کی، اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا تو اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے"۔

جہاد اور مغفرتِ گناہ

ارشاد خداوندی ہے: "اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰۗىِٕكَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ "[74]

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہجرت کی اور اللہ کے راستے میں جہاد کیا وہی اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اللہ بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے"۔

تلاوتِ قرآن اور مغفرت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ "[75]

"جب قرآن پڑھا جائے تو توجہ سے سُنا کرو اور خاموش رہا کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے"۔

کلمہ شہادت اور مغفرت

"فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اشهد ان لا إله إلا الله واني رسول الله--- الحديث"[76]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں۔ جو شخص ان دونوں باتوں پر یقین کرکے اللہ سے ملے، وہ جنت سے محروم نہ ہوگا۔"

سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے: "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ--- الحديث"[77]

"جس شخص نے موذن کی اذان سن کر یہ دعا پڑھی: وأنا أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله رضيت بالله ربا وبالإسلام دينا وبمحمد نبيا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں، وہ تن تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے نبی ہونے سے راضی ہوں۔ تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

"مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ--- الحديث"[78]

"جو مسلمان بھی اچھی طرح سے وضو کرے پھر أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے، اور رسول ہیں۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے وہ داخل ہو جائے۔"

اذیت، تکلیف، پریشانی، بیماری اور گناہوں کا کفارہ

ابو بکر صدیقؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اس وقت آپ پر یہ آیت: إِنْ تَجْتَنِبُوا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ[79]، نازل ہوئی تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا: "ابوبکر! کیا میں تمہیں ایک آیت جو (ابھی) مجھ پر اتری ہے نہ پڑھا دوں؟" میں نے کہا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں؟ ابوبکرؓ کہتے ہیں: تو آپؐ نے مجھے (مذکورہ آیت) پڑھائی۔ میں نہیں جانتا کیا بات تھی، مگر میں نے اتنا پایا کہ کمر ٹوٹ رہی ہے تو میں نے اس کی وجہ سے انگڑائی لی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابوبکر کیا حال ہے!" میں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، بھلا ہم میں کون ہے ایسا جس سے کوئی برائی سرزد نہ ہوتی ہو؟ اور حال یہ ہے کہ ہم سے جو بھی عمل صادر ہوگا ہمیں اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(گھبراؤ نہیں) ابوبکر تم اور سارے مومن لوگ یہ (چھوٹی موٹی) سزائیں تمہیں اسی دنیا ہی میں دے دی جائیں گی، یہاں تک کہ جب تم اللہ سے ملوگے تو تمہارے ذمہ کوئی گناہ نہ ہوگا، البتہ دوسروں کا حال یہ ہوگا کہ ان کی برائیاں جمع اور اکٹھی ہوتی رہیں گی جن کا بدلہ انہیں قیامت کے دن دیا جائے گا۔[80]

رسول اللہ ﷺ نے یہ کہہ کر حضرت ابوبکرؓ کو تسلی دی کہ ہر عمل کا بدلہ آخرت میں ضروری نہیں ہے بلکہ کچھ اعمال کا بدلہ اللہ تعالیٰ دنیا میں ہی دے دیتے ہیں اور مومن کو اس دنیا میں جو تکلیف بھی پہنچتی ہے خواہ وہ ذہنی اذیت ہو، مالی پریشانی ہو یا بدنی تکلیف ہو حتیٰ کہ اس کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھ جائے تو یہ اس کے کسی نہ کسی گناہ کا کفارہ بن جاتی ہے۔

اللہ کی مرضی و مشیت اور مغفرت گناہ

سورۃ آل عمران ارشاد باری تعالیٰ ہے: "يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ "[81]

"وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب کرے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔"

اِسلام میں ناقابل معافی گناہ

1۔ شرک:

سورۃ النساء میں ارشاد ہے: "اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا"[82]

"اللہ اِس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اُس کا شریک بنایا جائے اور اُس کے سوا (اَور گناہ) جس کو چاہے گا بخش دے گا۔ اور جس نے خدا کے ساتھ شریک بنایا وہ راستے سے دُور جا پڑا"۔

2۔ قتل عمد

سورۃ النسآء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا"[83]

"اور جو شخص مسلمان کو قصداً مار ڈالے گا تو اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ (جلتا) رہے گا اور خدا اس پر غضبناک ہوگا اور اس پر لعنت کرے گا اور ایسے شخص کے لئے اس نے بڑا (سخت) عذاب تیار کر رکھا ہے"۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

" نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ (وَالَّذِيۡنَ لَا يَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ اِلَى قَوۡلِهٖ مُهَانًا[84]) فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ۔۔۔ الحديث"[85]

"یہ آیت (وَالَّذِينَ لَا يَدۡعُونَ مَعَ اللهِ إِلَٰهًا آخَرَ سے مُهَانًا تک) مکہ میں اتری۔ مشرکوں نے کہا: پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ؟ ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور برے کام بھی کیے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (إِلَّا مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا آخر تک) یعنی جو ایمان لائے گا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں نیکیوں سے بدل دے گا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: جو کوئی مسلمان ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے پھر ناحق خون کرے تو اس کی توبہ قبول نہ ہو گی۔"

3۔ ارتداد:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡدَ اِيۡمَانِهِمۡ ثُمَّ ازۡدَادُوۡا كُفۡرًا لَّنۡ تُقۡبَلَ تَوۡبَتُهُمۡ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوۡنَ"[86]

"بے شک وہ لوگ جنہوں نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا، پھر کفر میں بڑھتے گئے، ان کی توبہ ہرگز قبول نہ کی جائے گی اور وہی لوگ سراسر گمراہ ہیں"

خلاصۃ البحث:

یہودیت اور اسلام کے مطابق ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور اپنے اعمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے۔ ایک شخص کے گناہ کا بوجھ دوسرا نہیں اٹھائے گا۔ ہر انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزا و سزا ملے گی۔ گناہ، کفارہ اور نجات کے تصورات یہودیت اور اسلام تقریباً یکساں اور ہم آہنگ ہیں۔ جبکہ عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت آدم کی خطا کی وجہ سے انسان ازلی گنہگار ہے اور گناہ انہیں وراثت میں ملا ہے۔ ہر انسان پیدائشی طور پر گناہ گار ہے اور حضرت مسیح نے سولی چڑھ کے گناہوں کا کفارہ ادا کیا۔ اور اب ازلی نجات کے لئے ضروری ہے کہ عیسائیت کو قبول کیا جائے ورنہ خلاصی کا کوئی اور ذریعہ نہیں۔

نتائج البحث

1. یہودیت اور اسلام کی رو سے ہر انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہے۔
2. یہودیت اور اسلام کے مطابق ہر انسان کو اس کے گناہوں کی سزا ملے گی، کوئی دوسرا کسی کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔
3. یہودیت اور اسلام کے مطابق اعمال حسنہ اور قربانی سے گناہوں کا کفارہ ادا کیا جا سکتا ہے۔
4. عیسائیت کی رو سے انسان پیدائشی گناہ گار ہے۔ حضرت آدم کی خطا کی وجہ سے گناہ اسے وراثت میں ملا ہے۔
5. عیسائیت کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نے صلیب پر جان دے کر تمام انسان کے گناہوں کا کفارہ ادا کیا۔
6. عیسائیت کی رو سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ مسیحیت کو قبول کیا جائے۔
7. عیسائیت کی رو سے نیک اعمال سے گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

[1]۔ ایف۔ ایس خیر اللہ، قاموس الکتاب، مسیحی اشاعت خانہ فیروز پور روڈ لاہور 1993، ص:838

F-S Khayrullāh, Qāmūs al Kitāb, (Nāshir: Masīḥī Ishā'at Khānah Fayrūz Pūr Road Lahure, 1993ac), P:838

[2]۔ قاموس الکتاب، ص: 920

Qāmūs al Kitāb, P: 920

[3]۔ قاموس الکتاب، ص: 790

Qāmūs al Kitāb, P: 790

[4]۔ قاموس الکتاب، ص:791

Qāmūs al Kitāb, P: 791

[5]۔احبار16 : 16۔17

Aḥbār 16: 16-17

[6]۔احبار17 : 11

Aḥbār 17 :11

[7]۔ قاموس الکتاب، ص:1028

Qāmūs al Kitāb, P: 1028

[8]۔ قاموس الکتاب، ص:1029

Qāmūs al Kitāb, P: 1029

[9]۔حزقی ایل18 : 20

Ḥizaqī Īl 18: 20

[10]۔حزقی ایل18 : 3۔4

Ḥizaqī Īl 18: 3-4

[11]۔احبار1 : 1۔17،6 : 8۔13،8 : 18۔21،16 : 23۔24

Aḥbār 1: 1-17,6 : 8-13,8 8: 18-21,16 : 2324

[12]۔احبار2 : 1۔16،6 : 14۔34

Aḥbār 2: 1-16,6 : 14-34

[13]۔احبار3 : 1۔7،7 : 11۔36

Aḥbār 3 : 1- 7,7 : 11-36

[14]۔احبار4 : 5۔13،6 : 24۔30،8 : 14۔17،16 : 3۔23

Aḥbār 4 : 5-13,6 : 24- 30,8 : 14-17,16 : 3-23

[15]۔احبار5 : 14،6 : 7،7 : 1۔6

Aḥbār 5 : 14,6 : 7,7 : 1-6

[16]۔1۔یوحنا3 : 4

1-Yūḥanā 3: 4

[17]۔رومیوں3 : 23

Rūmiyūn 3 : 23

[18]۔واعظ7 : 20

Wā'Iẓ 7 :20

[19]۔یسعیاہ59 : 2

Yas'ayāhu 59 : 2

[20]۔حبقوق1 : 13

Ḥabqūq 1 :13

[21]۔ گنتی32 : 23

Gintī 32: 23

[22]۔امثال20 : 9

Amthāl 20 : 9

[23]۔رومیوں3 : 20

Rūmiyūn 3 :20

[24]۔زبور49 : 6۔7

Zabūr 49 : 6-7

[25]۔ قاموس الکتاب، ص790

Qāmūs al Kitāb, P: 790

[26]۔ رومیوں 5 : 12

Rūmiyūn 5 :12

[27]۔ رومیوں 3 : 10۔12

Rūmiyūn 3 : 10-12

[28]۔ حزقی ایل 18 : 29

Ḥizaqī Īl 18: 29

[29]۔ رومیوں 6 : 23

Rūmiyūn 6 : 23

[30]۔ اسکندر جدید، اسلام اور مسیحیت میں گناہ و کفارہ، دی گُڈ وے پی۔او۔ بکس 66، سی۔ ایچ 8486، ریکن سویٹزرلینڈ، ص: 35

Iskandar Jadīd. Islām Awar Masīḥiyat Main Gunāh wa Kafārah, (Nāshir: The Good way P-O-Books 66, C-H 8486, Ray ken Switzerland, P:35

[31]۔ 1۔ پطرس 3 : 8

1-Paṭras, 3 : 8

[32]۔ اسکندر جدید، اسلام اور مسیحیت میں گناہ کا کفارہ، ص: 35

Iskandar Jadīd. Islām Awar Masīḥiyat Main Gunāh wa Kafārah, P:35

[33]۔ 1۔ یوحنا 4 : 10

1-Yūḥanā 4 : 10

[34]۔ 2۔ کرنتھیوں 18 : 21

2-Kranthiyūn 18 :21

[35]۔ اسکندر جدید، اسلام اور مسیحیت میں گناہ کا کفارہ، ص: 37

Iskandar Jadīd. Islām Awar Masīḥiyat Main Gunāh wa Kafārah, P:37

[36]۔ یوحنا 15 : 13

Yūḥanā 15 : 13

[37]۔ رومیوں 8 : 3۔4

Rūmiyūn 8 : 3-4

[38]۔ یسعیاہ 53 : 5

Yas'ayāhu 53 : 5

[39]۔ رومیوں 5 : 18۔19

Rūmiyūn 5 : 18-19

[40]۔ رومیوں 5 : 8

Rūmiyūn 5 : 8

[41]۔ عبرانیین 9 : 22

'Ibrāniīn 9 :22

[42]۔ لوقا 17 : 10

Lūqā 17 : 10

[43]۔ یوحنا 3 : 16۔18

Yūḥanā 16-18

[44]۔ افسیوں 2 : 9۔10

Afsiyūn 2 : 9-10

[45]۔ افسیوں 2 : 13۔18

Afsiyūn 2 : 13-18

46۔ رومیوں 6 : 1۔23

Rūmiyūn 6 : 1-23

[47]۔ رومیوں6 : 2

Rūmiyūn 6 : 2

[48]۔ گلیتوں5 : 24

Galītūn 5 :24

[49]۔2۔ کرنتھیوں5 : 17

Karnathiyūn 5 :17

[50]۔ الذہبی، محمد بن احمد، کتاب الکبائر (مترجم: عبدالوہاب حجازی)، ادارہ البحوث الاسلامیۃ بنارس انڈیا، 1440ہجری، مقدمہ، ص: 9
Al Dhabī, Muḥmmad bin Aḥmad, Kitāb al Kabā,ir, (Nāshir: Idārah al Buḥūth al Islāmiyah, Banāras India, 1440ah), Muqaddimah, P:9

[51]کتاب الکبائر، ص: 16

Kitāb al Kabā,ir, P:16

[52]۔ کتاب الکبائر، ص:15

Kitāb al Kabā,ir, P:15

[53]۔ طبری، محمد بن جریر، جامع البیان عن تأویل القرآن، دار ہجر للطباعۃ والنشر والتوزیع والاعلان، ج:6، ص: 552
Ṭabarī, Muḥmmad bin Jarīr, Jāmi' al Bayān 'An T,wīl al Qurān, (Nāshir: Dār Hijr lil Ṭabā'Aḥmad wal Nashr wal Tawzī' wal I'lān), Vol:6, P:552

[54]۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، دار طوق النجاۃ، کتاب الحدود، باب رمی المحصنات، رقم الحدیث 6857، ج:8، ص:175
Bukhārī, Muḥmmad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, (Nāshir: Dār Ṭūq al Najāt),Vol:8, P:175, Ḥadīth No: 6857

[55]۔ محمد بن عبدالوہاب، الکبائر، وزارۃ الشؤون الاسلامیۃ والاوقاف والدعوۃ والارشاد۔ المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ط: الثانی، ج:1، ص:25
Muḥmmad bin 'Abd al Wahāb, Al Kabā,ir, (Nāshir: Wazārah al Shu,ūn al Islāmiyyah wal Awqāf wal Da'wah wal Irshād), Vol:1, P:25

[56]۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن محمد بن علی، الزواجر عن اقتراف الکبائر، دار الفکر الطبعۃ: الاولی، 1987م، ج:1، ص:18
Ibn Ḥajar 'Asqalānī, Aḥmad bin Muḥmmad bin 'Alī, Al Zawajir 'An Iqtirāf al Kabā,ir, (Nāshir: Dār al Fikr, 1978ac), Vol:1, P:18

[57]۔ ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر بیروت، الطبعۃ الثالثۃ، ج:2، ص:547
Ibn Manẓūr, Muḥmmad bin Mukarram, Lisān al 'Arab, (Nāshir: Dār Ṣādir Beirūt), Vol:2, P:547

[58]۔ الانعام، الآیہ : 164

Al An'ām., Al Āyah: 164

[59]۔ البقرۃ، الآیہ: 229

Al Baqrah, Al Āayah: 229

[60]۔ النساء، الآیہ : 92

Al Nisā,, Al Āyah: 92

[61]۔ المائدہ، الآیہ : 89

Al Mā,idah, Al Āyah: 89

[62]۔ البقرۃ، الآیہ :271

Al Baqarah, Al Āyah: 271

[63]۔ ھود، الآیہ : 114

Hūd, Al Āyah: 114

[64]۔ مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبۃ، رقم الحدیث 231، ج:1، ص:208
Muslim bin Ḥajjāj, Ṣaḥiḥ Muslim, (Dār Iḥyā' al Turāth al Arabī),Ḥadīth No:231, Vol:1, P:209

[65]۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبۃ، رقم الحدیث 228، ج:1، ص:206
Ṣaḥiḥ Muslim, Ḥadīth No:228, Vol: 1, P:206

[66]۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء والصلاۃ عقبۃ، رقم الحدیث 231، ج:1، ص:207
Ṣaḥiḥ Muslim, Ḥadīth No:231, Vol: 1, P:231

67۔ترمذی، محمد بن عیسی، سنن ترمذی، شرکۃ ومطبعۃ مصطفیٰ البابی الحلبی مصر، الطبعۃ الثانی 1975م ، رقم الحدیث 214، ج:1، ص:118
Tirmidhī, Muḥammad bin ʿīsā, Sunan Tirmidhī, (Nāshir: Shirkah wa Maṭbaʿ Aḥmad Muṣṭafā al Bābī al Ḥalabī Egypt, 1975ac), Ḥadīth # 214, Vol:1, P:118

68۔ال عمران، الآیہ :135
Āl ʿImrān, Al Āyah: 135

69۔الانفال، الآیہ : 29
Al Anfāl, Al Āyah: 29

70۔الاحزاب، الآیہ : 35
Al Aḥzāb, Al Āyah: 35

71۔ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا واحتسابا، رقم الحدیث 1901، ج:3، ص:26
Ṣaḥīḥ Bukhārī, Ḥadīth No: 1901, Vol:3, P:26

72۔ صحیح بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، رقم الحدیث 1521، ج:2، ص:133
Ṣaḥīḥ Bukhārī, Ḥadīth No: 1521, Vol:2, P:133

73۔ سنن ترمذی، ابواب الحج، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ، رقم الحدیث 811، ج:3، ص: 167
Sunan Tirmidhī, Ḥadīth No: 811, Vol:3, P:167

74۔البقرۃ، الآیہ: 218
Al Baqarah, Al Āyah: 218

75۔الاعراف، الآیہ : 204
Al Aʿrāf, Al Āyah: 204

76۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ، باب من لقی اللہ بالایمان وھو غیر شاک فیہ دخل الجنتہ وحرم علی النار، رقم الحدیث 27، ج:1، ص:56
Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth No:27, Vol: 1, P:56

77۔ابن ماجہ، محمد بن یزید، سنن ابن ماجہ، دار احیاء الکتب العربیۃ، رقم الحدیث 721، ج:1، ص:238
Ibn Mājah, Muḥmmad bin Yazīd, Sunan Ibn Mājah, (Nāshir::Dār Iḥyāʾ al Turāth al ʿArabī, Beirūt), Ḥadīth No: 721, Vol:1, P:238

78۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب : مایقال بعد الوضوء، رقم الحدیث 470، ج:1، ص:159
Sunan Ibn Mājah, Ḥadīth No: 470, Vol:1, P:159

79۔النساء:31
Al Nisā,, Al Āyah: 31

80۔ سنن ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ النساء، رقم الحدیث 3039، ج:5، ص: 248
Sunan Tirmidhī, Ḥadīth No:3039, Vol:5, P:248

81۔ال عمران، الآیہ :129
Āl ʿImrān, Al Āyah: 129

82۔النساء، الآیہ: 116
Al Nisā,, Al Āyah: 116

83۔النساء، الآیہ: 93
Al Nisā,, Al Āyah: 93

84۔الفرقان، الآیہ : 68-69
Al Furqān, Al Āyah: 68,69

85۔ صحیح مسلم، کتاب التفسیر، باب فی تفسیر اٰیات متفرقۃ، رقم الحدیث 3023، ج:4، ص:318
Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth No:3023, Vol: 4, P:318

86۔ال عمران، الآیہ: 90
Āl ʿImrān, Al Āyah: 90